



واللہ منہ  
تورہ وکونہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
عَلَّمَہُ مَا یَشَآءُ وَیُعِزِّہُ مَنَہُ  
عَلَّمَہُ مَا یَشَآءُ وَیُعِزِّہُ مَنَہُ

اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعِزُّوْا یَعْقُوْبَہُ وَتُحَیِّیْہُ  
وَتُجِیِّدْہُ وَتُجِیِّدْہُ وَتُجِیِّدْہُ

اَللّٰہُمَّ اُوِّیْ لِقُرْبَہُ

کتاب

سید عیوب کا اعلان

پیشگی قیمت سالانہ

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم باتو کرا لی چہا و قاریان مینی  
دوا بینی غلامین غرض الامان مینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب جہری

عوام سے ...  
فوج و معاونین سے ...  
پندرہ سال سے باہر ...  
غیر مذہب داروں سے ...  
اپنی جماعت کے ممبران ...  
مستطیع و موقوفین سے ...

نمبر ۱ دار الامان قادیان مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۳۵۶ جلد

تکلیف الامان کو سونپ دیا  
کیا ضرورت دہشت ہے

ہمارے مقامی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے  
قوم پر چڑھ چکی ہے کہ ہمارے مدرسہ کو شہر کے  
ریکھا اور رکے ایک میں لکھا کہ وہ اگست کے  
مہینہ میں ایک دفعہ پھر لاٹھ کوبیگے اور پھر  
تقصیر کی لاقی ہو جائیگے بعد جو اسے کہ  
پس اسکی طرف سے کسی بھی میں ممبر کی نظر کا  
کے مسئلہ پر غور کر رہے۔ من جو ان قصوں  
کے جو صاحب و شہر کے مدرسے کے متعلق  
نکالے اور ان کی تلافی پر زور دیا ہے جسکو  
کا زائد کر لے ہے اسیہ کہ ہر ایک استاد کے  
آگے ایک مینار اور گرجا بنی چاہیے۔  
وقت بہت محدود اور کام بہت ہے اور  
کام بھی درحقیقت مختصر ہے اگر قوم کی طرف سے  
کافی مدد جلد ملجائے۔ اور قابل غور یہ ہے  
کہ اگر ہم میں یا جلدی مدد کرنے میں ہل کاری  
کی جائے تو کس قدر ضرر کا احتمال ہے۔  
سر دست پالشور روئے کی ضرورت ہے  
اسیہ رقم مٹی اور نذرانہ قوم کی بلندیت

اور دست مودت کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ اگر  
ایسا ہو کہ سیالکوٹ کی جماعت ایک سو  
اور لاہور کی جماعت ایک سو سو کیو وحت  
کی جماعت کہ ذکر یہاں ہو گویا انوار الہ  
جماعت پنجاب اور کچھ دیگر آباد کن کی جماعت  
ایک سو بیس سو پچاس تھیں اور اسی طرح دوسرے  
شہروں کی جماعت اپنی استطاعت  
کے موافق رقم انشائی کریں تو بہت جلد ہمارے  
طور سے کام ہو جائیگے  
امید ہے کہ ہمارے کرم مند دوست  
اور مذاقائی کے انعامات خاصہ کے  
مورثہ اصحاب جن کے اسلئے گرامی قریب ہیں  
نیت ہوتے ہیں خصوصاً سرفراز  
سیدول فرما ہینگے۔ اور بہت جلد اپنی مالی  
بہتی کا ثبوت دیں گے۔  
شیخ رحمت اللہ مثنیٰ لعل الدین  
صاحب۔ سید محمد حسین صاحب سہیل  
سرخ۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب  
احسن سرخ۔ ملک محمد حسین صاحب  
قریشی۔ شاہ نور محمد صاحب ملک کار  
خانہ بہم موت۔ مثنیٰ محمد ثواب خان  
صاحب تحصیلدار گجرات۔ خواجہ جمال الدین  
صاحب ڈاکٹر مدرسہ جہول خصوصاً مثنیٰ  
عبدالعزیز صاحب اسٹرکچر مین  
محمد اسماعیل صاحب اسٹرکچر مین مدینہ  
عطا محمد صاحب سب اور سر ایبٹ آباد  
شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد

الہیہ ارادت

زل میں ہم مثنیٰ محمد خان صاحب مرحوم  
مثنیٰ محمد خان صاحب کی ایک نظم دیکھ کر بہت  
جرات کے کافیات سے کئی اس نظم کا شعر پیش  
سے درج نہیں کیا جاتا بلکہ ان کے من ارادت  
کے انجمن کے لیے۔  
امید ہے کہ ہمارے ان عزیز اسکول دینی سے  
پڑھنے والے۔ (ایڈیٹر)

انہی کی بری ہوں روایت  
پیشکش روز لکھا ہے  
ہر ایک کی ہر ایک ہر ایک  
وہی جلد تم ہر سنو  
جس سے تم کی ہر ایک  
ہاں ہر گھر کی زبان ہو  
کیس ایک ہی اپنا سنا ہوا  
ہر مثل نذرانہ نہیں ہے  
مردم ہر گھر کا ایک ہے  
شہر کے ہر ماخذ ویدہ  
جس کا سرور ہے اور گھر  
لافت سے ہر گھر کی  
کوہ اسیرین و قاسم ہیں  
سول پاک نے ہر گھر کی  
دو گونہ ملک ہر گھر کی  
قرا لکھ ایمان ہر گھر کی  
ہر اور ہر گھر کی  
دعا ہے کیا تری کام مند ہے  
نہیں ہے ہر دعا تیر قصہ ہے

ضروری اطلاع

خود ان انگریز فرس برہمن کو خط و کتابت کو تون  
پنا خیر فرمادی ضرور دیکھیں۔ ورنہ نہیں انکار  
نہ ہو سکی اور مطلع اس جواب وہ نہ ہوگا۔  
کہ کوئی نہ اسے فضل سے خود اور ایمان نہ لے رہے  
فرورہ خیر ہے سہ سہ



























اس میں سے خون کل آتا ہے چنانچہ میں  
 پیر پڑ جاتی ہے اور وہ اس کے کپڑے جاتا  
 ہے اور اس میں درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔  
 حقیقت یہی ہے کہ یہ شہریت ہی کیا ہو  
 اور یہ حقیقت ہی کہ جو کئی بار خیال کیا ہے کہ  
 اگر انہی شخص کے کسی مرد کے کراہتار دوسرے  
 کو وہ بہر دنیا میں پیدا ہو سکے۔ تو وہ یقیناً تو  
 کرے کہ میں اس دنیا سے اتنا خوشا خانے  
 پر سچا ایمان ہو تو انسان ان مشکلات دنیا سے  
 نجات پا سکتا ہے کیونکہ وہ درویشان کی دعا  
 کرشن لینا ہے کہ اس کے لئے یہ شرط ہو کہ وہ  
 مانگنے سے انسان بیکسین و اسباب جو کھار  
 اگر تنگ یا دیکھا تو زنی لاکھ میں بلکہ ساقہ  
 ہے ایسا ہی ہے کیونکہ وہ خدا کے لئے جو کچھ  
 پر کر سکتا ہے ان کے لئے ہے۔ مثلاً ایک شخص کو اگر  
 کہا جائے کہ اس زمین کو کہہ دو خدا کے لئے  
 کہ وہ دو چار باغیچہ بیکسین دے کے جو اسے  
 چھوڑ دے اور دیکھ کہ کتنا زمین بیکسین  
 نامرادی اور نامرادی ہی نہ ہو بلکہ تیار ہو کر  
 گالیان دیا۔ مگر وہ اس کی کوئی اور عقل  
 ہے جو اس نے پورے طور پر نہیں سمجھا۔ اس میں  
 جب انسان مارتا تو اگر تنگ یا نامرادی ہی  
 کو اپنی سسٹن اور عظمت پر تو اس میں کتنا کمال خدا  
 تھانے پر دیکھ کر اسے اور اس کے ایمان پر  
 ہے اور آخر دیکھ کر اسے۔

چنانچہ حضور جیسے ہر سنیے دان سادہ ایک  
 آدم کا وقت تھا جس کے پہلے گئے ہوتے تھے۔  
 ان کو دیکھ کر فرمایا۔  
 دیکھو اس آدم کو پہلے تھوڑے گھر سے کہاں ہی اگر  
 کوئی اس کو کہتا ہے۔ جاوے اس کے پاس  
 قصہ جو کہے تو بیکسین کو اس کو کہا نہ سنیے  
 وغیرہ مگر اس کو کھانا نہ سنیے ہو گا۔ اس میں  
 ہر غم غلظت و ایمان والی مثال ہے۔  
 اس میں وہ مثال کا کچھ پہلے طرح ہوتا ہے  
 وہ جو کسی ات کو شایکا تو اسے کہہ کر کہا  
 اگر خود دیکھا تو آپ کہہ ہو گا خدا شایکی راہ  
 میں جب تک انسان بیت کی عظمت اور  
 استقامت میں پورا دائرہ دے وہ کامیابی کا  
 سر شکت حاصل نہیں کر سکتا۔  
 اس کے لئے فرمایا ہے۔ احسب الناس  
 ان یفلحوا ان یقولوا ائنا وھم  
 لا یفھتھون۔ کیا لوگ کان کرتے ہیں  
 کہ انہی شخص کے بعض اتی ہی بات پر راضی ہو جائے  
 کہ وہ کہیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور وہ  
 آواز نہ جاوین۔  
 ایسے لوگ جتنا ات پر اپنی کامیابی سمجھو  
 ہیں وہ یاد کہیں انہیں کیلئے دوسری جگہ  
 آیا ہے و ما ھم بھو منین ما  
 اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا لا یفھتھون ائنا  
 وھم لا یفھتھون۔ جسے ہم نے یاد کرنا اور

ہو گئے۔ جو کہ ہم نے غلطی جو دیا ہے اور  
 اطلاع اختیار کر لی ہے بہت سے لوگ اس میں  
 کے ہوتے ہیں کمال ایمان رہتے کیلئے مجاہدات  
 کی ضرورت ہو اور مختلف اشک و ان اور اشک و ان  
 سے جو کہ کھینچا ہے۔  
 گوئی تنگ فعل شود و در مقام صبر  
 کہ سے شود و کیف بخیران ہو شود

منشی فقیر حسین صاحب نے سال کیا کہ میں تو  
 کے ذریعہ تصور میں ہوا کہ اگر تبا اور  
 دل میں تو رہتا تھا کہ میں یہ خلاف شروع  
 نہ کر سکتا تھا بلکہ تصور یہ دیکھتا ہے وہم جاتا  
 فرمایا احوال بالاحیاء ہم نے اپنی تصویر  
 عرض اس معاملے اور دانی ہی کہ جو رب کو تبلیغ کرتے  
 وقت ساتھ تصور یہ ہیں کہ میں تو کمال کام خدا  
 اس میں کہ میں کہہ کر وہ جس چیز کا کہہ کر کہتے ہیں  
 ساتھ ہی اس تصور پر رہتے ہیں جس سے وہ خیال  
 کی مدد سے بہت سے چیزیں کمال پتے ہیں۔  
 سولی لوگ جو میری تصویر پر اعتراض کرتے ہیں وہ  
 خود اپنے پاس رہتے ہیں یہ یوں کہ میں کیا کہ  
 تصور میں نہیں ہوتی۔

اسم ایک دوسرے ہے جس میں اس میں نام کا طار  
 نیا ہے کہ کہتا ہے کہ اس میں ایک شخص میں ان  
 جگہ میں کھلا ہو کر کہتا تھا حضرت علی رضی  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کہہ یہ حال بہت بری ہے  
 کہ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تشس فی  
 کلا وھم منھا اگر اس وقت یہ حال خدا تعالیٰ کو  
 بہت ہی پسند ہے کہ یہ اس کی راہ میں اپنی جان  
 تک نہ کرے اور اس کی نیت اعلیٰ مدد کی ہے۔  
 فرض اگر نیت کا کمال دیکھا جائے تو بہت مشکل  
 پڑتی ہے۔ اس میں میری ایک مرتبہ حضرت علی رضی  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا کہہ دیکھا ہے  
 وہ دروغ میں جاوین کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 پر سک دور سے کہہ کر ان کو کہہ دیکھا ہے آپ  
 نے فرمایا کہ تو انہیں سے نہیں ہو۔ فرض نیت کر  
 بہت بڑا اصل ہے اور حفظ مراتب ضروری  
 ہے۔

منشی فقیر حسین صاحب میں خود تصور رکھتی کرنا  
 ہوں اس کے لئے کیا حکم ہے۔  
 فرمایا۔ اگر کھرا اور بہت پرستی کر دینیں دیتے تو جاہز  
 ہے۔ آجکل نفوس دنیا کا علم بہت بڑا ہوا ہے  
 باوجود اس کے کہ انسان اپنے نفس کے انداز  
 اور قدرت کا ایک ادب بانا ہے مگر یہ ہی وہ انہی  
 قدرت کے تصرفات سے اب نہیں ہے اور اسے  
 ہر وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام قوتوں  
 اور قوتوں کا سرچشمہ جو اللہ کے ہم کی ذات جو وہ  
 اس سے قوت طلب کرے اس طلب کرنے میں ہی  
 اسے غلطی کی غلطی کی خاص غرضت ہی بعض  
 اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ انسان ایک ضرورت  
 کو تصور کرنا ہے جانتا ہو کہ اس کے لئے دعا کرنا

جانتا ہو کہ اس کے لئے دعا کرنا ہے اور اس کے لئے دعا کرنا ہے  
 نہیں کہ اس کے لئے دعا کرنا ہے اور اس کے لئے دعا کرنا ہے  
 حاصل نہیں ہوتا بعض لوگ اس بار یک سر اور  
 تصرفات انہی کو کہ نظر دیکھو دعا پر اعتراض  
 کرتے ہیں ان کے ایسے اعتراضات پر حضور  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر دعا اپنے  
 اختیار میں ہوتی تو انسان جو چاہتا کہ اسے  
 لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ انسان دوست یا شہدہ  
 کے حق میں ضرورت نہیں بات ہو ہی جاوے گی بغیر نیت  
 باوجود سخت ضرورت میں اس کے لئے دعا  
 نہیں ہوتی اور بل سخت ہو جاتا ہے جو کہ اس کے  
 سر کے لوگ دعا میں نہیں ہوتے اس لئے گراہ ہوتا  
 میں اس بار ایک شب یہ پیدا ہو گیا کہ میری  
 نظر والی دینی مسئلہ قدر میں دیکھ میں سب گیا  
 ہے بات تنگ ہو۔ لیکن اس کا جواب یہ کہ  
 کے علم میں ہے ضرورت ہے لیکن اس کی بہم  
 نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں ہے  
 کہ انسان کام ضروری کر دے اگر ان لوگوں کو ہی  
 اختلاف ہے کہ کہہ جاتا تھا وہ سب کہہ ہو چکا  
 اور ہمارے حضرت اور کشش میری دعا دوسرے  
 یوں کہ میں کھینچ کر کہہ رہا ہوں کہ میں یہاں  
 کہہ نہ سکتا ہوں کہ میں نہیں۔ بات یہ کہ انسان  
 کے نزدیک یہ کہہ نہ سکتا ہے کہ میں یہاں  
 دعا دے گا کہ میں اس کے ذریعہ ضروری حضرت  
 کا یہ جاتی ہے اور اس کے ذریعہ ضروری  
 خدا تعالیٰ میں ہوتا ہے۔ دعا کے لئے کہہ  
 سے اول دیکھ لے کہ چاہتا ہے۔ پھر قنوت  
 پڑھا ہوتی ہے۔ پھر دعا ہے۔ جنیت۔ پھر دعا  
 پھر تنہا سب ایمان ہوتا ہے۔

سخت دل ہا کہ ناسخ ہو رہا ہے اور وہ  
 خدا سے اب ہر سنیے جو میری راہ اختیار کرنا  
 وہ باطنی دیکھتے کہ مرنا نہیں

ہماری خواہش یہ کہ اس کی تعلیمات ظاہر ہوں  
 جیسے کہ سنیے کے لئے لکھا ہے کہ تبا مذہب میں  
 تو بہت کی ضرورت ہو اور اس کی اور شے کی

ایک کہیں کا یہ خیال نہ کر کہ مسلمان کا عقیدہ  
 کہ دعا سے شکل مل رہی ہے ان کو بہت ہی کمزور  
 کہہ دیا کہ آپ نے فرمایا کہ دعا سے شکر ہو  
 خدا سے شکر ہے۔ صرف ایک دعا ہی ذریعہ خدا  
 شناسی کا ہے اور آپ وقت آگیا ہے کہ اس کی ذات  
 کو طوعا و کرہا مانا جاوے۔ اصل میں ہر جگہ  
 و ہر بہت ہے آجکل کی غلطی کا یہ حال ہے کہ  
 دعا۔ توکل اور دعا کا کہہ رہے ہیں کہ  
 میں ان باتوں کو بھرتی کیا جاتا ہے اور دعا  
 خدا سے انکو دیا ہی اس پر تو اس کے نام کو  
 کہوں جو سنیے جسکو جس کی محبت ہوئی وہ یہ  
 پھر سنیے کہ کسی طرح سے مجھے کام ہے ہی  
 لیتا ہے اگر ان کے نزدیک خدا کو اس لئے

تو اب ہوت کا وہ دائرہ کہ کھلی ہوئی سے فرما نہ کہہ  
 تو کیا رہن و تہد ہے کہ میں جنت میں کے جو  
 پر اس میں میں کسی ضرورت پر دوسرے کو وہ اس  
 سے نا امید ہے اصل میں خدا کے فضل کی غرضت  
 ہے اگر وہ دل کے قتل دیکھ لے تو ان کو کمال  
 سکتا ہے اگر وہ چاہے تو ایک سنیے کو حاصل  
 دیکھتا ہے کہ اس کی بات کو سمجھو جو اسے اور اس  
 کو محروم کر کہہ سکتا ہے

ماحول کو سب دشمن کرنا ہے کہ کو کہ وہ تو نامور  
 ہے ان خدائے صلح کرنا چاہیے کہ وہ اسے  
 ہٹا دے۔

شام کو وقت جب مجلس منعقد ہوئی تو منی پور اسلام  
 سے ایک ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح عو علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام سے نیاز حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحب  
 پہلے ہندو تو وہ عرصہ جو میں علی رضی اللہ عنہ اسلام  
 میں حضرت انس رضی اللہ عنہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ جان  
 تار میں۔ منی پور اسلام میں آپ ہا کہہ جاتی تھیں  
 حضرت مولیٰ نظام امام صاحب خیر الخیر علیہ السلام  
 ملز و ترمین ڈاکٹر صاحب بیان فرماتی ہیں کہ میں ملز  
 بنگال وغیرہ کی طرف جہاں جہاں میں رہا ہوں  
 مولیٰ صاحب میری غلطی اور غرضتہ حال اور  
 پاکیزہ آدمی نہیں دیکھا۔

آج دیکھ مولیٰ محمد علی صاحب ایم سے خود اور  
 سارا یو یو آف راجنہ کی طبیعت طبعی ہوئی اور  
 وہ دوسرے بھائی کے معاملہ کو دیکھ کر طبیعت  
 شگوار کہ خدا کا حق کے آئین میں جب اس بات  
 کی خبر حضرت انس رضی اللہ عنہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی  
 تو آپ فوراً سر پر صاحب کو اس میں شکر مل لایا اور  
 فرمایا کہ میری دعا میں ہو کہ آپ کو طاعون ہو  
 تو میری احسا حفظ کل من لی اللہ الی  
 الہام اور یہ سب کا وہ بار گوارا حضرت صاحب  
 آپ نے بعض دیکھ کر انکو نصیحت دے دیا کہ ہر گز بھار  
 نہیں ہے پھر تھرا سیر لکھ دیکھا کہ بارہ  
 اس تنگ نہیں ہو کہ میں سے بھار کا تھپ ہو۔  
 اور فرمایا کہ میری دعا کی وی بر ایسا ہی ایمان  
 ہے جیسے اس کی کتابوں پر ہے۔

۳۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا  
 کہ نہ تو ان لوگوں کو اور بعض جماعت کو کہ وہ سب کی طرح  
 طرح کی شکوک شبہات پیش آ رہی ہیں اس میں  
 ارادہ ہی کہ ایک سارا لشکر اصل حقیقت بہت  
 اور الہامات سے اطلاع دیکھا کہ جس سے تو کہہ  
 معلوم ہو کہ بعض لوگ بیعت میں داخل ہو کر کھانے  
 طاعون سے مرے ہیں  
 ۴۔ فرمایا کہ ان لوگوں ایک دفعہ میری ملاقات  
 ایک مٹی مٹی آلی میں نے اسے مخاطب ہو کر کہا  
 کہ تو کہان ہے جو کہ میرے دوسرے کے لئے خدا کے  
 دھرم کے مال کے جو کہ میرے دھرم میں وہ  
 خود بخود ہی مشہور ہے۔























